پیارے بچوں کے لیے تحفہ

امّن میاں

از

اقبال احمد اختر القادری

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

امّن میاں

انڈیا کے شہر بریلی کے محلّہ سوداگراں میں ایک مدرسے میں بچوں کو دینی تعلیم دی جارہی تھی --- بچے باری باری آتے جاتے اور استاد سے نیا سبق لے رہے تھے --- ان بچوں میں ایک بچہ جسے اس کی والدہ پیار سے ''امّن میاں'' کہتی تھیں جب سبق لینے آیا تو کسی لفظ کو استاد بار بار پڑھاتے مگر بچہ اس کے بجائے کچھ اور ہی پڑھتا --- اتنے میں بچے کے دادا جان جو کہ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور استاد تھے، مدرسے میں تشریف لے آئے، انہوں جب دیکھا کہ استاد کے بار بار پڑھانے کے باوجود بچہ نہیں پڑھتا تو قریب آ کر دیکھا کہ ایک لفظ پر استاد ''زبر'' پڑھاتے ہیں مگر بچہ ہے کہ ''زبر'' کی جگہ ''زیر'' ہی پڑھتا ہے، چنانچہ انہوں نے دوسرا قاعدہ منگوایا تو معلوم ہوا کہ کاتب نے غلطی سے ''زیر'' کی جگہ ''زبر'' لکھ دیا تھا --- انہوں نے فوراً غلطی درست کر کے ''زبر'' کی جگہ ''زیر'' تحریر کر دیا، پھر

Marfat.com

بچے سے پوچھا کہ تم نے "زیر" کیوں پڑھا، استاد کا ادب کرنا چاہیے، استاد کی بات ماننی چاہیے، جب وہ "زبر" پڑھا رہے تھے تو تم نے "زیر" کیوں پڑھا---؟

دادا کی بات سن کر بچے نے کہا کہ میں تو استاد صاحب کا حکم مان کر "زبر" ہی پڑھنا چاہتا تھا مگر کیا کروں کہ زبان سے "زیر" ہی نکلتا تھا---

بچے کی یہ بات سن کر دادا جان سمجھ گئے کہ یقیناً یہ "امن میاں" کوئی بڑے آدمی ضرور بنیں گے---

اکثر مدرسے میں ایسا ہوتا کہ جب بچوں کو نیا سبق ملتا تو وہ کئی کئی بار استاد سے دریافت کرتے مگر "امن میاں" کا حال یہ تھا کہ جونہی استاد سے نیا سبق لیتے، اسی وقت یاد کر لیتے---دوبارہ پوچھنے یا یاد کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی، اس بات پر استاد بھی حیرت کرتے تھے چنانچہ ایک دن استاد صاحب نے حیرانی کے عالم میں کہا کہ مجھے سبق دیتے دیر نہیں لگتی کہ تم یاد کر لیتے ہو، میاں تم انسان ہو یا جن---!

ایک مرتبہ استاد صاحب مدرسے میں بچوں کو پڑھانے میں مصروف تھے کہ ایک بچہ آیا اور سلام عرض کر کے بیٹھ گیا--- استاد نے جواباً کہا "جیتے رہو"---

استاد کا جواب سن کر وہی امن میاں جنہیں استاد نے کہا تھا کہ تم انسان ہو یا جن،---برجستہ بولے کہ استاد صاحب یہ تو سلام کا جواب نہ ہوا---آپ کو تو جواب میں سلامتی بھیجتے ہوئے "وعلیکم السلام" کہنا چاہیے تھا---وہ امن میاں کے توجہ دلانے پر بہت خوش ہوئے اور شاباش کہہ کر دعائیں دینے

Marfat.com

لگے---!

کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ "امن میاں" کون تھے؟ یہ امن میاں کوئی عام بچہ نہ تھے---انہیں تو قدرت نے عالم اسلام اور خاص کر ہندوستان کے سادہ لوح مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے پیدا فرمایا تھا---یہ وہی "امن میاں" ہیں جو آگے چل کر دنیائے اسلام کے ایک بہت بڑے عالم اور پیشوابن کر ابھرے---جنہیں برصغیر پاک وہند اور عرب کے بڑے بڑے علماء نے اپنے زمانے کا "مجدد" کہا---

امن میاں عید کے مہینے شوال کی ۱۰ ر تاریخ ۱۲۷۲ھ ۱۴ ر جون ۱۸۵۶ء کو ہندوستان کے شہر بریلی میں پیدا ہوئے---والد ماجد مولانا نقی علی خاں نے "محمد" نام رکھا اور دادا مولانا رضا علی خاں، جنہوں نے جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں مجاہدین کی ہر طرح مدد کی اور جو اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ اور عالم دین تھے، نے "احمد رضا" تجویز کیا جبکہ والدہ پیار میں "امن میاں" کہا کرتی تھیں---امن میاں کی ولادت کے ساتوے دن آپ کا عقیقہ ہوا، اسی دن آپ کے دادا جان نے ایک خواب دیکھا جس میں یہ بشارت دی گئی تھی کہ تمہارا یہ لڑکا ایک روز بہت بڑا عالم دین اور اپنے زمانے کا امام ہو گا چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا---

امن میاں نے چار سال کی عمر میں قرآن پاک ختم کیا---چونکہ ان کا تعلق ایک علمی و دیندار گھرانے سے تھا لہذا بچپن ہی سے اطاعت اللہ اور محبت رسول ﷺ سے سرشار ہوتے چلے گئے---تقریباً چھ سال کی عمر میں ماہ ربیع الاول میں عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک موقع پر ایک بہت بڑے جلسے سے خطاب کر کے سب کو حیران کر دیا---امن میاں نے ابتدائی کتب مولانا غلام

Marfat.com

قادر بیگ سے پڑھیں، دیگر علوم و فنون دوسرے اساتذہ کے علاوہ اپنے جلیل القدر والد ماجد مولانا نقی علی خاں سے گھر پر ہی حاصل کئے اور تقریباً ۱۴ر سال کی عمر میں دینی علوم مکمل طور پر حاصل کر کے ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء میں سند فراغت حاصل کی اور دستار فضیلت سے سرفراز ہوئے---چونکہ مطالعہ کا بے حد شوق تھا لہذا ذاتی مطالعہ سے بہت سے علوم و فنون میں کمال اور مہارت حاصل کی ---آپ دینی علوم کے علاوہ دور جدید اور قدیم زمانے کے علوم و فنون سے بھی اچھی طرح باخبر تھے---امّن میاں کو تقریباً ستر، بہتر علم و فن میں مہارت حاصل تھی، جس پر ان کی تقریباً ہزار کے قریب کتب ورسائل گواہ ہیں جو انہوں نے اپنی ۶۵ر سالہ زندگی میں تحریر کی تھیں---

امّن میاں نے سب سے پہلی کتاب ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء میں تحریر کی جبکہ عمر صرف ۱۲ر سال تھی---اس ننھی سی عمر میں "فن نحو" کی کتاب "ہدایۃ النحو" کی عربی میں شرح لکھ کر سب کو حیران کر دیا---

امّن میاں نے صرف ایک ماہ کی مختصر سی مدت میں پورا قرآن پاک حفظ کر لیا جو کہ عام طور پر دو سے پانچ سال میں حفظ ہوتا ہے---ہوا یوں کہ خط و کتابت میں بعض لوگ ان کے نام سے قبل حافظ بھی لکھ دیا کرتے تھے---ایک دن امّن میاں نے سوچا کہ لوگ ناواقفیت کی بنا پر مجھے "حافظ" لکھ دیتے ہیں حالانکہ میں اس منصب کا اہل نہیں مگر پھر بھی لوگ حافظ لکھ دیتے ہیں جو کہ غلط ہے اور میں کس کس کو منع کرتا پھروں گا کہ میں حافظ نہیں لہذا میرے نام کے ساتھ حافظ نہ لکھا جائے۔ کیوں نہ میں قرآن حفظ کر لوں تاکہ لوگوں کی بات غلط ثابت نہ

Marfat.com

ہو--- پھر جب رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو آپ نے ایک پارہ روزانہ یاد کرنا شروع کر دیا اور رات کو جب حافظ صاحب تراویح پڑھانے آتے تو آپ عشاء کا وضوء کرنے کے بعد سے جماعت کھڑی ہونے تک پورا سپارہ حافظ صاحب کو سنا دیتے اور یوں پورے رمضان المبارک کے ایک مہینے میں تمام قرآن پاک حفظ کر لیا--- رمضان المبارک کے بعد کسی نے دریافت کیا تو کہا کہ الحمد للہ ہم نے پورا کلام پاک ترتیب کے ساتھ یاد کر لیا اور یہ اس لئے تاکہ بندگان خدا کا کہنا غلط نہ ہو--- سبحان اللہ---ایک مہینے میں قرآن پاک حفظ کرنا تو کیا بلکہ پڑھنا بھی مشکل ہے مگر امّن میاں نے ایک ماہ میں حفظ کر لیا، یہ یقیناً ان کے حافظے کی کرامت اور اللہ تعالیٰ کا ان پر بڑا انعام ہے---

ظاہری علم و فن سے سرفراز ہونے کے بعد روحانی تسکین کیلئے ہندوستان کے روحانی مرکز خانقاہِ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ شریف حاضر ہوئے اور اس زمانے کی عظیم روحانی شخصیت قطب زماں سید شاہ آل رسول قادری مارہروی رحمۃ اللہ علیہ سے سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ میں مرید ہوئے---چونکہ امّن میاں بچپن ہی سے دیندار اور متقی و پرہیز گار تھے، اور بزرگوں کی یہ شان ہے کہ وہ دل کے بھید اور آنے والے کے حال احوال کو ایک ہی نظر میں جان لیتے ہیں، چنانچہ جب امّن میاں حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے امّن میاں کی پیشانی پر آثار سعادت بھانپ لئے اور اسی وقت اپنی روحانی خلافت و اجازت سے نواز کر خوب فیضیاب فرمایا---

Marfat.com

اب کیا تھا سارے ہندوستان میں امن میاں کا چرچا ہونے لگا اور نہ صرف ہندوستان بلکہ اس کے ارد گرد کے علاقوں اور عرب میں بھی امن میاں کے زہد و تقویٰ اور ظاہری و باطنی علم و فن کا چرچا ہونے لگا---لوگ دور دراز کے علاقوں سے آکر ان سے اپنی دنیاوی اور دینی مشکلات حل کراتے، چنانچہ اس زمانہ کے مشہور ریاضی داں اور ہندوستان میں مسلمانوں کی سب سے بڑی یونیورسٹی، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے بانی اور وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد جو کہ علم ریاضی میں جرمنی سے ڈاکٹریٹ (Ph.D) کر کے آئے تھے، کو جب ریاضی کے ایک مسئلہ میں مشکل پیش آئی تو وہ امن میاں کے ہاں حاضر ہوئے اور اپنا سوال پیش کیا---سوال پیش کرتے ہی چند منٹوں میں امن میاں نے جواب تحریر کر کے ڈاکٹر صاحب کو دیدیا، ڈاکٹر صاحب نے جب جواب دیکھا تو ان کی تسلی ہو گئی---وہ بہت حیران ہوئے کہ کافی کوشش کے باوجود جو سوال میں حل نہ کر سکا وہ امن میاں نے فوراً ہی حل کر دیا انہوں نے امن میاں کی ذہانت اور علمی وقار سے متاثر ہو کر یہ بھی کہا تھا کہ صحیح معنوں میں یہ ہستی نوبل پرائز کی مستحق ہے---اسی طرح اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل، پروفیسر حاکم علی جو کہ اپنے وقت کے سائنسدان بھی تھے وہ اپنی سائنسی مشکلات میں امن میاں ہی سے رجوع کیا کرتے تھے اور اگر کبھی کوئی بات سمجھ نہ آتی تو یہ امن میاں کے ہاں جا کر ان کی ہدایت کی روشنی میں اپنے سائنسی تجربات کرتے تھے---پتہ چلا کہ امن میاں کو جدید سائنسی علوم میں بھی مہارت حاصل تھی---ایک مرتبہ ۱۹۱۹ء میں امریکہ کے ایک سائنسدان پروفیسر البرٹ-ایف-پورٹا جو مشیگن یونیورسٹی

Marfat.com

(امریکہ) اور بیورن یونیورسٹی (اٹلی) سے وابستہ تھا، نے ایک پیشین گوئی کی کہ ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو سورج کے سامنے کئی سیارے آجائیں گے جس سے دنیا کے بہت سے ممالک میں تباہی مچ جائے گی اور یہ تباہی اتنے بڑے پیمانے پر ہوگی کہ گویا قیامت کا سماں ہوگا --- یہ خبر ہندوستان کے اخبار میں شائع ہوئی --- اس ضمن میں اخبار کا تراشہ امن میاں کو دے کر اس پر اظہار خیال کی درخواست کی گئی --- امن میاں نے اس کا رد کرتے ہوئے ایک مستقل رسالہ "معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین" تحریر کیا اور دعویٰ کیا کہ اس قسم کی کوئی تباہی نہیں ہوگی، چنانچہ جب ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء آیا تو دنیا امن میاں کی خداداد صلاحیت پر حیران رہ گئی کہ جس کی پیشن گوئی کی گئی تھی اور دنیا پریشان اور خوفزدہ تھی وہ کچھ بھی نہ ہوا بلکہ امن میاں کی بات درست اور سچی ثابت ہوئی --- امن میاں نے بڑے مشہور معروف سائنس دان "نیوٹن" اور "آئن اسٹائن" کے نظریات حرکت زمین پر بھی تنقید کی اور ان کے رد میں مستقل رسالے تحریر کئے --- امن میاں کی جدید سائنسی علوم سے متعلق درج ذیل کتب بازار میں عام ملتی ہیں جبکہ بے شمار کتابیں ابھی تک شائع نہ ہو سکیں --

- فوز مبین در رد حرکت زمین
- نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان
- الکلمۃ الملہمہ
- معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین

امن میاں نے جدید بینکاری اور بلاسود بینکاری کے حوالے سے

Marfat.com

"کفل الفقیہ" نامی کتاب اس وقت تحریر کی جب برصغیر میں بینکاری کا نام و نشان تک نہ تھا۔

اَمّن میاں ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں اپنے والد ماجد کے ساتھ زیارت حرمین شریفین کیلئے حاضر ہوئے جبکہ دوسری مرتبہ ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی دوسری بار حج کے دوران آپ حرم شریف کے صحن میں بیٹھے تھے کہ حضرت شیخ حسین بن صالح شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ عرب میں اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور بزرگ تھے، کی نظر آپ پر پڑی تو فوراً قریب آئے اور بے ساختہ پکار اٹھے:

"بے شک اس پیشانی میں، میں اللہ کا نور دیکھ رہا ہوں"

پھر عرب علماء میں اَمّن میاں مشہور ہو گئے تو عرب علماء نے آپ سے ایک سوال بھی پوچھا اس کا جواب آپ نے عربی زبان میں ۴۰۰، صفحات کی ایک کتاب:

"الدولة المکیه بالمادة الغیبیه"

کی شکل میں انہیں پیش کیا تو سب دیکھ کر حیران رہ گئے مدینہ منورہ کے ایک بزرگ نے جب یہ جواب دیکھا تو اس کی تعریف و حمایت کی جو ۸ر صفحات پر عربی میں تحریر تھی اس میں انہوں نے لکھا کہ یہ شخص اس زمانے کا "مجدد" ہے---

اَمّن میاں کا زمانہ وہ زمانہ تھا جب انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ کیا ہوا تھا---اَمّن میاں انگریز اور انگریز کی ہر چیز سے نفرت کرتے تھے---وہ اس وقت انگریزی زبان اور لباس کے بھی خلاف تھے، ایک مرتبہ کسی نے سوال کیا کہ انگریزی لباس میں نماز پڑھنا کیسا ہے تو اَمّن میاں نے سختی سے جواب دیا کہ

Marfat.com

انگریزی لباس ووضع کے ساتھ پڑھی گئی نماز واجب الاعادہ ہے یعنی یہ نماز دوبارہ پڑھی جائے--- کسی بھی قوم کی زبان، لباس اور تہذیب کسی دوسری قوم پر اثر انداز ہوتی ہے اسی لئے وہ انگریزی کی ہر چیز کے مخالف تھے اور زندگی بھر اس کی مخالفت کرتے رہے---امّن میاں وہابی، شعیہ، قادیانی اور دوسرے نئے نئے فرقوں کے بھی سخت مخالف تھے، وہ چاہتے تھے کہ مسلمان ان ہی طور طریقوں پر چلیں جن پر ہمارے باپ دادا اور بزرگان دین چلتے رہے---انہوں نے نئے نئے فرقوں کے رد میں کئی کتب ورسائل لکھے جن میں چند ایک یہ ہیں---

☆......الصارم الربانی علی اسراف القادیانی

☆......المبین ختم النبین

☆......رد الرفضه

☆......اعالی الافادة فی تعزیه الهند و بیان الشادة

☆......الکوکبة الشهابیه

☆......الیشری العاجله فی تحف آجله

☆......قهر الدیان علی مرتد بقادیان

امّن میاں بچپن سے خود بھی قرآن و حدیث کے مطابق سنت کے پابند تھے اور اس کو بڑی اہمیت دیتے تھے---وہ چاہتے تھے کہ قرآن و حدیث میں جو اللہ اور رسول ﷺ سے والہانہ عشق و محبت کا مطالبہ کیا گیا ہے، سب مسلمانوں کے دلوں میں اس عشق و محبت کا چراغ روشن کیا جائے اور ان کے قول و عمل میں بھی اس کی بھرپور جھلک نظر آئے---

Marfat.com

امن میاں نے ایک الگ اسلامی مملکت کے حصول کیلئے بھی بھرپور جدوجہد کی --- "دو قومی نظریہ" جس کے تحت تحریک پاکستان چلی، اس نظریے کے پیش کرنے والوں میں امن میاں سرفہرست ہیں --- انہوں نے ۱۸۹۳ء اور ۱۹۰۰ء میں پٹنہ کے عام جلسوں میں دو قومی نظریہ پیش کیا --- دیکھا جائے تو ان امن میاں نے اس وقت دو قومی نظریہ پیش کر کے تحریک پاکستان کی بنیاد ڈالی جب شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال اور قائد اعظم محمد علی جناح بھی متحدہ قومیت کے حامی تھے --- اگر تاریخ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ان امن میاں کی خدمات پاکستان کیلئے بنیادی اہمیت کی حامل ہیں --- چنانچہ پاکستان کے سابق صدر مملکت جناب غلام اسحاق خان امن میاں کی تحریک پاکستان میں خدمات کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ :

> "انہوں نے مسلمانوں میں ایسی بیداری پیدا کی جس سے انہیں برصغیر میں اپنے مخالفین پر فتح نصیب ہوئی اور مسلمان برصغیر میں ایک آزاد مملکت خداداد پاکستان کے امین ہوئے"

پاکستان کے سابق وفاقی وزیر دفاع اور سندھ ہائیکورٹ کے سابق چیف جسٹس سید غوث علی شاہ فرماتے ہیں کہ :

> "ان کی شخصیت روشنی کا ایسا مینارہ ہے جس نے اتھاہ تاریکی اور انتہائی مایوسی کے دور میں مسلمانان ہند کی رہنمائی اپنے علم و عمل کے ذریعے فرمائی، پاکستان کا قیام بھی ان جیسی ہی شخصیات کی قربانیوں کا ثمر ہے"

Marfat.com

پاکستان کے ایک اور سابق وفاقی وزیر تعلیم، سید فخر امام فرماتے ہیں کہ :

"آپ نے دو قومی نظریے کی تائید کی اور
تحریک پاکستان کیلئے راستہ ہموار کیا"۔

پاکستان کے گذشتہ چیف الیکشن کمیشنر، جسٹس نعیم الدین جو کہ ہر مرتبہ نہایت انصاف و ایمانداری سے ملک بھر میں الیکشن کراتے ہیں اور ان کے عدل و انصاف کی تقریباً سب تعریف کرتے ہیں، وہ امن میاں کے متعلق فرماتے ہیں کہ :

"ان کا ایک نمایاں کارنامہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی عشق رسول ﷺ میں بسر کی اور کروڑوں مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول ﷺ پیدا کی جس کی بدولت برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے باطل قوتوں کا استقامت اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کر کے تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کیا"

امن میاں کا علمی سرمایہ یوں تو بے پناہ ہے مگر ان کا ترجمہ قرآن پاک اور ان کے فتوؤں کی کتاب اپنی مثال آپ ہیں---ایک مرتبہ کسی نے امن میاں سے درخواست کی کہ قرآن پاک کے نہایت آسان اردو زبان میں ترجمہ کی ضرورت ہے تاکہ عام مسلمان اس سے رہنمائی حاصل کر سکیں---امن میاں تو اس بات کے خود خواہش مند تھے کہ لوگ قرآن پاک اور حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں زندگی گزاریں---چنانچہ اس جانب بھرپور توجہ دی اور ۱۳۳۰ھ ۱۹۱۱ء میں

Marfat.com

قرآن پاک کا نہایت آسان اردو زبان میں ترجمہ مکمل کر لیا---اَمّن میاں کا یہ ترجمۂ قرآن---

''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن''

کے نام سے آج کل ہر جگہ دینی کتب کی دکانوں پر بآسانی مل جاتا ہے---ہمیں چاہیے کہ جب بھی ترجمہ والا قرآن پاک ہدیہ کرائیں تو اَمّن میاں کا ترجمہ ''کنزالایمان'' ہی لیں کیونکہ یہ ترجمہ دوسرے ترجموں سے نہایت درجہ بہتر ہے---مثال کے طور پر اگر ہم صرف بسم اللہ ہی کا ترجمہ دیکھیں تو سب نے ترجمہ تقریباً اسی طرح کیا ہے کہ :

''شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے''

اس ترجمہ پو غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ شروع میں چار الفاظ کے بعد پھر ''اللہ'' کا نام آتا ہے جبکہ بسم اللہ کے لئے حکم ہے کہ ہر کام شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھی جائے تاکہ ہر کام شروع کرنے سے قبل ''اللہ'' کا نام لیا جائے یعنی ہر کام ''اللہ'' کے نام سے ہی شروع کیا جائے---اب ذرا ہم اَمّن میاں کا ترجمہ دیکھیں---

''اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا''

ہاں ، یہ ترجمہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں ''اللہ'' ہی کا نام آتا ہے اور بسم اللہ پڑھنے کا مقصد بھی یہی ہے۔

اَمّن میاں نے ترجمہ کرتے وقت قرآن کی اصل روح کا خیال رکھا ہے اور ہر مقام پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ادب و احترام اور مقام و مرتبہ کو بطور

Marfat.com

خاص ملحوظ رکھا ہے---"کنزالایمان" کے مسلسل مطالعہ سے اسلامی عقائد و ایمان سے مکمل آشنائی ہوتی ہے اور دولتِ ایمان میں مزید برکت اور اضافہ کا احساس ہوتا ہے---لہذا ہمیں چاہیے کہ اسلامی احکامات سے صحیح معنوں میں آشنائی اور دولتِ محبت رسول ﷺ حاصل کرنے کیلئے امن میاں کے ترجمہ قرآن "کنزالایمان" کابغور مطالعہ کریں۔

امن میاں کے فتوؤں کی کتاب "فتاویٰ رضویہ" جو کہ بڑے سائز کی بارہ جلدوں پر مشتمل ہے، نہ صرف برصغیر پاک وہند بلکہ دنیائے اسلام میں ایک اہم مقام رکھتی ہے---اس کتاب میں تقریباً ہر قسم کے سوالات اور پھر قرآن، حدیث اور جدید علوم کی روشنی میں ان کے تفصیلی جوابات تحریر ہیں، جس کی روشنی میں ہم اپنی روزمرہ زندگی کی مشکلات کے حل تلاش کر سکتے ہیں۔ ---شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال نے جب یہ کتاب دیکھی تو حیرت سے پکار اٹھے کہ ؎

"میں نے دور آخر میں ان جیسا فقیہہ نہیں دیکھا، یہ جو رائے ایک بار قائم کر لیتے ہیں اسے دوبارہ بدلنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ وہ اپنا موقف ہمیشہ خاصی سوچ بچار کے بعد اختیار کرتے ہیں---"

امن میاں نے سب سے پہلا فتویٰ فقط آٹھ سال کی عمر میں تحریر کر کے لوگوں کو حیران کر دیا تھا پھر باقاعدہ فتویٰ لکھنا چودہ سال کی عمر سے شروع کیا--- امن میاں نے نہایت ہی کم عمری سے ہی فتویٰ نویسی میں شہرت حاصل کر لی تھی

Marfat.com

اور حد میں تو پورے ہندوستان میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا جس کا اندازہ اس سے بخوبی ہوتا ہے کہ امّن میاں کے ہاں ایک وقت میں تقریباً پانچ پانچ سو سوالات جمع ہو جاتے اور وہ اسی وقت سب کا جواب دیتے اور جواب بھی ایسا کہ جس زبان میں سوال ہوتا اسی زبان میں جواب دے کر سوال کرنے والے کو مطمعن کر دیتے---

امّن میاں کو ہمارے پیارے نبی ﷺ سے بے حد عشق تھا، آپ ہر وقت محبت رسول ﷺ سے سرشار رہتے تھے اور یہی وجہ کہ آپ کا ہر کام شریعت اور سنت رسول کے مطابق ہوتا تھا---امّن میاں جب عشق رسول ﷺ میں بیتاب ہوتے اور اپنے نبی ﷺ کی یاد تڑپاتی تو آپ اپنے بے قرار دل کی تسلی کیلئے نعتیہ اشعار کہتے ---امّن میاں کی بہت ساری نعتیں بہت مشہور ہیں اور ہر جگہ پڑھی جاتی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں---

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

Marfat.com

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنیں و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

امّن میاں کے نعتیہ سلام کو تو ایسا قبول عام نصیب ہوا کہ آج نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ پوری دنیا میں جہاں جہاں مسلمان بستے ہیں امّن میاں کا یہ سلام ضرور پڑھا جاتا ہے۔

مصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

امّن میاں نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کی شان میں بہت ساری نعتیں لکھی ہیں جو کہ ان کی نعتوں کی کتاب "حدائق بخشش" میں چھپی ہوئی ہیں، امّن میاں کی یہ کتاب بھی کتابوں کی دکانوں پر آسانی سے مل جاتی ہے، ہمیں چاہیے کہ دلوں میں اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کا سچا عشق پیدا کرنے کیلئے امّن میاں کی عشق و محبت سے بھری نعتیں پڑھیں اور سنیں تاکہ امّن میاں کی طرح ہمارے دل بھی عشق رسول ﷺ سے سرشار ہو جائیں --- کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ امّن میاں کون تھے -؟

یہ امّن میاں وہی ہیں جنہیں دنیا آج "اعلیٰ حضرت" --- "امام اہل سنت" --- "فاضل بریلوی" --- "مجدد دین و ملت" --- اور "امام احمد رضا" کے نام

Marfat.com

سے جانتی اور پہچانتی ہے --- آج ضرورت ہے کہ ہم اپنے قول وفعل اور ہر معاملہ میں امام احمد رضا کی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کریں اور اس کا بہتر اور آسان طریقہ یہ ہے کہ ان کے حالات اور خدمات کا مطالعہ کریں --- ہمیں اپنے اسکول اور مدارس کے اساتذہ سے امام احمد رضا کے متعلق سوالات کرنا چاہیے --- ہمیں اخبارات اور رسائل میں ایسے مراسلات شائع کروانا چاہیے جن میں امام احمد رضا کی خدمات کو نصاب میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہو --- ہمیں اپنے بڑوں سے امام احمد رضا سے متعلق معلوماتی کتابیں منگواکر خود بھی مطالعہ کرنا چاہیے اور اپنے دوستوں کو بھی ترغیب دینا چاہیے کہ وہ امام احمد رضا اور اپنے دیگر بزرگوں کے حالات زندگی کا مطالعہ کرتے رہیں تاکہ ان بزرگوں کی طرح ہماری مستقبل کی زندگی بھی روشن و تابناک ہو جائے ---

آج دنیا پریشانی کے عالم میں ہے --- ایسے میں امام احمد رضا کی تعلیمات ہمارے لئے مینارۂ نور ثابت ہونگی --- امام احمد رضا کی زمانے پر ہی نظر نہیں تھی --- بلکہ وہ اپنے زمانے سے آگے بلکہ بہت آگے سوچتے تھے --- ان کی کتب و رسائل میں موجودہ زمانے کے تمام مسائل کا ذکر موجود ہے لہذا ضرورت ہے کہ ہم ان سے بھرپور استفادہ کریں ---

امام احمد رضا کی تعلیمات سے آگاہی کا بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم ہر ماہ پابندی سے ماہنامہ ''معارف رضا'' کراچی کا مطالعہ ضرور کیا کریں ---

از : اقبال احمد اختر القادری

مصطفیٰ کالونی، L-317/5-B-2

گلشن احمد رضا، نارتھ کراچی (75850)

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سایہ مصطفیٰ، مایہ اصطفاء
عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین، سید المتقین
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سایہ مصطفیٰ، مایہ اصطفاء
عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین، سید المتقین
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com